رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ — عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

اللّٰہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ — ششماہی — سہ ماہی

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵	مورخہ ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ	یوم چہارشنبہ	مطابق ۲۷ جنوری ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی تکلیف بدستور ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کھانسی کی بہت تکلیف ہے۔

۲۴ جنوری بعد نماز مغرب عبد الرحمن صاحب صدیقی خلف حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کی دعوتِ ولیمہ ہوئی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے شمولیت فرمائی۔ دعوت میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا گیا تھا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شفا صرف خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے

مختلف امراض کے ذکر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "قبرستان میں جتنے لوگ دفنائے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اصل میں یہ سب طبیبوں کی غلطیوں کا ہی نتیجہ ہے بہت کم آدمی ہونگے۔ جو عمر طبعی تک پہونچے ہوں۔ عمر طبعی عموماً ستّر اسّی سال تک کھینچی جاتی ہے۔ حدیث شریف میں لکھا ہے۔ مامن داءٍ الا لہ دواءٌ۔ یعنے کوئی بیماری نہیں۔ جس کی دوائی موجود نہ ہو۔ اگر اصلی دوا اور علاج ہوتا رہے۔ تو عمر طبعی سے پہلے انسان مرے کیوں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ انسان ایک نہایت ہی کمزور ہستی ہے۔ ایک ہی بیماری میں باریک در باریک اور بیماریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ انسان غلطی سے کب تک بچ سکتا ہے۔ انسان بڑا کمزور ہے غلطی ہو ہی جاتی ہے۔ اکثر اوقات تشخیص میں ہی غلطی ہو جاتی ہے اور اگر تشخیص میں نہیں ہوتی۔ تو پھر دوا میں ہو جاتی ہے۔ غرض انسان نہایت کمزور ہستی ہے۔ غلطی سے خود بخود نہیں بچ سکتا۔ خدا کا فضل ہی چاہیئے۔ اس کے فضل کے بغیر انسان کچھ چیز نہیں۔ یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ دافع بلیات تو صرف خدا تعالےٰ ہے۔ ہندو تو پتھروں کی پوجا کرتے ہیں۔ کبھی نہ کبھی خیال آ ہی جاتا ہوگا۔ کہ اپنے ہی ہاتھوں سے انہیں بنایا ہے۔ اور پھر انہی کی پوجا کی جاتی ہے۔ مگر اسباب کی پرستش کرنے والے ان سے بھی زیادہ مشرک ہوتے ہیں۔ نیچری وغیرہ جو اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں اور وہ جو اپنی علمیت و دولت پر گھمنڈ کرتے ہیں۔ وہ خطرناک مقام پر ہوتے ہیں۔ ہاں اسباب کا تلاش کرنا منع نہیں۔ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ جب جمعہ کی نماز پڑھ لو۔ تو اپنے کام کاج کی تلاش میں لگ جاؤ

ذکرِ حبیبؑ
یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہدِ مبارک کی باتیں

۲۰۔ تینتالیس سال کا پرانا کارڈ

میاں محمد افضل خانصاحب مرحوم و میاں علی بخش صاحب مرحوم دو احمدی اصحاب مزنگ لاہور کے رہنے والے تھے۔ میاں محمد افضل خان صاحب لاہور سے افریقہ گئے تھے وہاں سے واپس آکر قادیان میں اخبار البدر جاری کیا تھا۔ اور ۱۹۰۵ء میں وفات پائی۔ ہر دو مخلص احمدی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلدادہ غلام تھے۔ اتفاقاً میرے پاس ایک پوسٹ کارڈ محفوظ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان ہر دو اصحاب کو ۱۸۹۴ء میں لکھا تھا۔ اس پر قادیان اور لاہور کے ڈاکخانوں کی مہریں ایک ہی تاریخ یعنی ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۴ء کی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت ڈاک قادیان سے صبح روانہ ہوتی ہوگی۔ اور دوپہر کے قریب لاہور پہنچکر شام کو وہاں تقسیم ہوتی ہوگی۔ کارڈ پر سرنامہ کے یہ الفاظ ہیں۔

بمقام لاہور مزنگ بخدمت محبی اخویم میاں افضل صاحب و میاں علی بخش صاحب

اندر مضمون یہ ہے:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی

محبی اخویم میاں محمد افضل صاحب و علی بخش صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللہ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(۱) سال سوم کی تحریکِ جدید کے اعلان پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ کیا اس عرصہ میں آپ نے اپنے فرائض کو ادا کر دیا؟

(۲) تحریکِ جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ سوائے ان ممالک کے جن کو مستثنےٰ کیا گیا ہے۔

(۳) مومن کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپ کا صرف یہی فرض نہیں کہ ۳۱ جنوری سے پہلے اپنے وعدے سے اطلاع دے دیں۔ بلکہ جسقدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں۔

(۴) تحریکِ جدید کا وعدہ پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے ۳۱ دسمبر ہے لیکن جو شخص جسقدر جلد پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی ثواب کا زیادہ مستحق ہے سوائے اسکے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معذور ہے۔

(۵) جسقدر پہلے رقم جمع ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمتِ دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

(۶) بیشک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے۔

(۷) دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔

(۸) اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہنچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہونچا دیں۔ اور اسے اس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہوں گے۔

(۹) خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دے دے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا۔

(۱۰) تحریکِ جدید سال دوم کا بقایا جن افراد یا جماعتوں کے ذمہ ہو۔ انکو بھی فوری ادائگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

خاکسار: مرزا محمود احمد

کیا آپ نے جلسہ سالانہ کی دو نصیحتوں پر عمل کیا؟

جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تیسرے سال کی تحریک جدید کے بارے میں ذیل کی دو نصیحتیں فرمائی تھیں۔ کیا آپ نے ان پر عمل کر لیا ہے؟

(۱) آپ کا یہ فرض رکھا گیا تھا۔ کہ آپ تحریکِ جدید کی آواز ہر احمدی مرد عورت اور بچے کے کان تک پہنچا دیں حتیٰ کہ کوئی احمدی گھر ایسا نہ رہے جس کے مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو اس تحریک کا علم نہ ہو۔ اور کوئی جماعت ایسی نہ رہے جس کو اس کی اہمیت اور ضرورت کا پورا پورا احساس نہ ہو۔ کیا۔ آپ نے اس کی تعمیل کی۔ اگر آپ اس فرض سے عہدہ برآ ہو چکے ہیں۔ تو آپکو مبارک ہو۔ اگر نہیں تو یاد رہے اب صرف چند دن باقی ہیں۔ ان میں اپنی جماعت کے احباب کو واقف کر دیں۔

دوسرا فرض آپکا یہ تھا۔ کہ جو احباب تیسرے سال کے چندہ کی تحریک میں اپنی خوشی اور مرضی سے حصہ لینا چاہیں ان کی فہرست بنا کر بھیجدیں۔ کیا آپ نے فہرست بھیج دی۔ اگر نہیں تو فوری توجہ فرمائیں۔ – فنانشل سکرٹری تحریک جدید

دعا انوار الاسلام ابھی چھپکر نہیں آیا۔ امید کہ آپ دس دن کے بعد ضرور یاد دلا دیں۔ یہ آپ کے ذمہ ہے۔ اور اشتہار ایک ہزار روپیہ اور دو ہزار روپیہ کا آپ کو پہونچ چکا ہوگا اور اشتہار تین ہزار روپیہ اب منشی عبد الحق صاحب کے مکان پر جا کرے ہیں۔ اور امید کہ اشتہار چار ہزار روپیہ چند روز تک چھپ جائیگا۔ پس بعد اسکے مرسل ہوگا۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد

(نوٹ) اس کارڈ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن اشتہارات کا ذکر کیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۵ھ

ضروریاتِ زندگی کی روز افزوں گرانی

اس وقت جبکہ بے کاری اور بے روزگاری نے اہل ہند کو سخت مشکلات میں مبتلا کر رکھا ہے۔ تعلیم یافتہ بے کاروں کی بہت بڑی تعداد تلاشِ معاش میں ماری ماری پھر رہی ہے۔ محنت و مشقت کرنے والوں کو کام ملنا محال ہو رہا ہے۔ غلہ اور دیگر اشیاء خوردنی کی روز افزوں گرانی اتنی بڑی مصیبت ہے جس نے لوگوں کو حواساں کر دیا ہے۔ اگرچہ اشیاء کی گرانی کچھ عرصہ سے چلی آ رہی ہے لیکن حال میں یورومپین اقوام نے جو کھلم کھلا جنگی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ پھر عنقریب عالمگیر جنگ چھڑ جانے کی جو افواہیں پھیل رہی ہیں۔ ان کی وجہ سے یک لخت ہر قسم کی اشیاء کی قیمتیں چڑھ گئی ہیں گو جنگ عام کے شروع ہونے کے خدشات ٹل گئے ہیں۔ اور اب اس بارے میں سکون اور خاموشی طاری ہو گئی ہے۔ لیکن گرانی میں کمی نہیں آئی۔ اشیاء کی جس قدر قیمتیں بڑھ گئی ہیں وہ بڑھی ہوئی ہیں۔ بلکہ اور زیادہ بڑھتی جا رہی ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ نہ تو اجناس وغیرہ کا پہلے کی نسبت خرچ بڑھ گیا ہے۔ اور نہ اُن کے ذخیرہ کے ختم ہونے کا خطرہ ہے۔ مثلاً سال رواں میں پنجاب میں گندم کی پیداوار کے متعلق سرکاری اندازہ یہ تھا۔ کہ ۹۴۳۵۰۰۰ بوری پیدا ہوئی ہے ۲۵ لاکھ بوری کے قریب گزشتہ سال کا بقایا سٹاک موجود تھا۔ اس کے مقابلہ میں خرچ ۹ کروڑ بوری سے زیادہ نہیں خیال کیا جاتا۔ اس لحاظ سے ۶۸ لاکھ بوری گندم خرچ سے زائد ہے جس میں سے ۹ جنوری تک ۱۹۵۵۳۵۰ بوری گندم غیر ممالک کو جا چکی ہے۔ اور ۴۸ لاکھ بوری اب بھی موجود ہے۔ جو ملک کی ضروریات سے زائد ہے۔

ان حالات میں گندم کا گراں ہوتے جانا محض ان لوگوں کی کارستانی ہے جو گندم کا سٹہ کھیلتے ہیں۔ یا ان بنیوں اور مہاجنوں کی۔ جو اپنے خزانے بھرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اگر ان لوگوں کی روک تھام نہ کی گئی۔ تو ملک میں بے چینی اور بے امنی پیدا ہونے کا خطرہ ہے حکومت کو چاہیئے کہ ضروریاتِ زندگی میں اس بلا وجہ غیر معمولی گرانی کا فوراً سدباب کرے:

پادریوں کی طرف سے طلاق کے بعد شادی کی مخالفت

اخبار "سٹیٹسمین" (۲۲۔ جنوری) کا نامہ نگار مقیم لندن لکھتا ہے۔ کنووکیشن آف کنٹربری کے ایوان بالائی میں ایک قرارداد پیش ہوئی۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ ان عیسائی مرد اور عورتوں کو جنہوں نے طلاق کے بعد دوبارہ شادی کر لی ہو۔ عشائے ربانی کی دعوت میں شریک نہ کیا جائے۔ بشپ آف ایلی۔ اور بشپ آف سینٹ ایلبنز نے بڑے زور سے اس قرارداد کی حمایت کی۔ لیکن کثرت آراء سے قرارداد نامنظور ہو گئی۔ اور لنڈن کے بشپ صاحب طلاق کے بعد دوبارہ شادی کرنے والوں کے متعلق صرف یہ کہکر رہ گئے۔ کہ:

"کیا ان لوگوں پر روحانی موت کی تعزیر نہیں لگاتا"

اچھا ہوا۔ عیسائیوں کی روحانی زندگی کے اجارہ دار بشپ صاحب نے روحانی موت کی تعزیر عائد نہیں کی۔ لیکن کسی صحیح الدماغ انسان کی عقل و فکر میں یہ بات کیونکر آ سکتی ہے۔ کہ طلاق کے بعد شادی کرنے والے کسی ایسے جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جس کی پاداش میں انگلستان کے سب سے بڑے پادری صاحب ان سے اظہارِ ناراضگی کر رہے ہیں۔ اور انہیں ایک مذہبی رسم میں شریک ہونے کی ممانعت کرنا چاہتے ہیں۔ کیا پادریوں کے نزدیک طلاق کے بعد حرامکاری۔ جائز تعلقات جنسی کی نسبت پسندیدہ فعل ہے۔ اگر نہیں۔ تو طلاق کو برداشت کرتے ہوئے طلاق کے بعد شادی کی کیوں مخالفت کی جاتی ہے۔

ریلوے بجٹ کے خسارہ میں کمی

امید کی جاتی ہے۔ کہ اس سال ریلوے بجٹ گزشتہ سالوں کی نسبت شاندار نتائج کا حامل ہوگا۔ چنانچہ ریلوے سٹینڈنگ فنانس کمیٹی نے سال رواں کے بجٹ کے اعداد پر غور کر کے معلوم کیا ہے۔ کہ بجٹ کے اعداد سے قریباً ایک کروڑ روپیہ کا خسارہ ظاہر ہوتا ہے۔ بحالیکہ گزشتہ سال تخمینہ بجٹ میں تین کروڑ روپیہ کے خسارہ کا اندازہ لگایا گیا تھا۔ گویا اندازہ سے دو کروڑ روپیہ زائد کی آمدنی ہوئی۔ موجودہ دورِ کساد بازاری اور کئی ایک اور مشکلات کے باوجود جن سے محکمہ ریلوے دوچار رہا ہے۔ گزشتہ سالوں کی نسبت خسارہ میں یہ بہت بڑی کمی بلاشبہ حیرت انگیز ہے اور اس کے لئے ریلوے کے ارباب بست و کشاد مستحق مُبارکباد ہیں:

فوجی اغراض کے لئے زمینوں کی ضرورت

لیجسلیٹو اسمبلی کے گزشتہ اجلاس شملہ میں گورنمنٹ نے ہندوستانی افواج کے لئے توپخانہ کی مشق اور فیلڈ فائرنگ کی غرض سے وسیع اقطاعِ زمین کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ایک بل پیش کیا تھا۔ جو بعد ازاں استصوابِ رائے عامہ کے لئے مشتہر کر دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں جو فروری میں منعقد ہوگا۔ گورنمنٹ کی طرف سے بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کئے جانے کی تحریک پیش ہوگی۔ چونکہ بل میں یہ بات ملحوظ رکھی گئی ہے۔ کہ جہاں کہیں اس قسم کی مداخلت کی ضرورت پیش ہو۔ یا اس سے سول آبادی کو کوئی نقصان پہونچے۔ اس کی پوری پوری تلافی کر دی جائے۔ اس لئے اصولی طور پر اس کے خلاف کوئی اعتراض نہیں اٹھایا جا سکتا ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ بل پاس ہو جانے کے بعد اس کے اس حصہ کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے۔ جس میں عوام کے نقصان کو پورا کرنے اور ان کی جائدادوں میں مداخلت کا معاوضہ ادا کرنے کا ذکر ہے:

ودھواہ آشرموں کی ناگفتہ بہ حالت

چونکہ ہندوؤں میں بیواؤں کی شادی جائز نہیں سمجھی جاتی۔ اور یہ ممکن نہیں۔ کہ تمام بیواؤں کو جبر و تشدد کے ذریعہ زندہ درگور رہنے کے لئے مجبور کر سکیں۔ اس لئے ایسی عورتیں گھر بار چھوڑ کر نکل کھڑی ہوتی ہیں۔ اظاہر ان کو پناہ دینے۔ اور ان کی حسب منشاء شادی کرانے کے لئے۔ لیکن دراصل روپیہ کمانے کی خاطر مختلف مقامات پر "ودھواہ آشرم" بنے ہوئے ہیں۔ جن کے نہایت شرمناک حالات آئے دن سُننے میں آتے ہیں۔ حال میں دہلی کی پولیس نے اسی قسم کے ایک نام نہاد آشرم پر دھاوا کر کے ایک ایسی عورت کو چھڑایا۔ جسے اس کے خاوند

حدیث "نبی اللہ" اور غیر مبائعین کا قابل افسوس رویہ

کیا مسیح موعودؑ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی نہیں کہا؟

مسیح موعود کے متعلق انبیاء کی پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بہت سے انبیاء نے پیشگوئی فرمائی۔ اور مختلف طور سے آپ کی آمد کے نشان بتائے۔ مسیح جس کا عیسائیوں کو انتظار تھا۔ میسودر بہی جس کی زردشتیوں کو مدت سے خواہش تھی۔ کرشن اوتار جس کی ملاقات کے لئے ہندو بے تاب تھے۔ اور مہدی جس کی زیارت کی تڑپ مسلمانوں کے دلوں میں تھی۔ وہ یقیناً یہی مسیح موعود علیہ السلام تھا۔ جو قادیان میں نازل ہوا۔ اور جس کی آمد سے تمام وہ پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ جو سالہا سال پہلے خدا تعالےٰ کی طرف سے اُس کی مخلوق کو اس کے راستباز بندوں کے ذریعہ پہنچائی گئیں۔ اور ہر صاف دل سلیم الطبع اور خدا ترس انسان کے لئے اس پر ایمان لائے بغیر کوئی چارہ نہ رہا۔

نبی کریم نے آپ کو نبی اللہ کہا

ان پیشگوئیوں میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو اور نام دئے گئے۔ وہاں آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں نبی اللہ بھی کہا گیا۔ (مسلم جلد ۲ باب ذکر الدجال) جس سے ظاہر ہے۔ کہ موعود "امام آخر الزمان" (لیکچر سیالکوٹ ص۲۷) نبوت کے منصب پر فائز کیا جاوے گا۔ اور وہ اسی حیثیت میں دنیا کے سامنے پیش ہوگا جس حیثیت میں کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل کے سامنے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے سامنے اس سے قبل پیش ہو چکے ہیں۔ نبی ہونے میں کوئی فرق نہ ہوگا۔ ہاں خصوصیات کو مد نظر رکھا جائے۔ تو پھر ان میں ساوات نہیں۔ بلکہ بموجب نص صریح تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ان کی فضیلت کے مختلف درجے ہیں۔ اور سب سے افضل اور سب کے سردار محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رح صاحب فرماتے ہیں:۔

"فالرسل لا یفضل بعضهم بعضا من حیث ماهم رسل وانما فضل الله بعض الرسل علی بعض وبعض النبیین علی بعض ومامن جماعة یشترکون فی مقام الا وهم علی السواء فیما اشترکوا فیه ویفضل بعضهم بعضا باحوال اُخر ماهی عین ما وقع فیه الاشتراك"

(الفتوحات المکیہ جلد ۲ ص۲۵۷)

خلاصہ مطلب یہ کہ سب رسول رسول ہونے میں مساوی ہیں۔ اور فضیلت ان حالات سے پیدا ہوتی ہے۔ جو مافیہ الاشتراک (رسالت) کے علاوہ ہیں۔

پیشگوئیوں میں استعارات اور مولوی محمد علی صاحب

پیشگوئیوں میں استعارات کا ہونا صحیح ہے۔ بلکہ استعارات کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ اہل ایمان وتقویٰ کافر اور منافق اور خدا کے نافرمان لوگوں سے الگ ہو جائیں۔ مگر یہ کوئی اصول نہیں۔ کہ ہر پیشگوئی کا ہر ایک لفظ مجاز اور استعارہ کے رنگ میں رنگین ہو۔

مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب "مسیح موعود" ایڈیشن دوم ص۵۸ میں لکھتے ہیں "پیشگوئیاں جو آئندہ کے متعلق ہوں ان میں استعارہ اور مجاز کا استعمال جائز ہے۔ اور وہ تشابہات میں سے بھی ہوتی ہیں" اس سے یہ واضح ہے۔ کہ پیشگوئیوں میں استعارہ اور مجاز کا استعمال جائز ہے۔ اگر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح بعض پیشگوئیاں متشابہات میں سے بھی ہوتی ہیں۔ اور بعض متشابہات میں سے نہیں بھی ہوتیں۔ اس مفہوم کو مد نظر رکھئے اور ساتھ ہی مولوی صاحب موصوف کی ایک دوسری تحریر پڑھ لیجئے۔ جو یہ ہے۔

"پیشگوئیوں میں کچھ حصہ متشابہات کا باقی رہتا ہے" (مسیح موعود ص۱۵۱)

اس میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ پیشگوئیوں میں کچھ حصہ متشابہات کا ضرور ہوتا ہے۔ اب "کچھ حصہ" کے الفاظ کو مد نظر رکھئے اور ایک تیسری عبارت بھی پڑھ جائیے لکھتے ہیں

"۱۔ ایک دقت پیشگوئیوں میں یہ ہے کہ ان کے الفاظ میں مجاز اور استعارہ کو بہت دخل ہوتا ہے۔ جس طرح کہ رؤیا کی بھی تعبیر ہوتی ہے"

"۲۔ یہی حال پیشگوئیوں کا ہے کہ انہیں مجاز اور استعارہ کو بہت دخل ہوتا ہے"

"۳۔ اسی طرح پیشگوئیوں کے اندر رؤیا کی طرح استعارہ اور مجاز زیادہ ہوتا ہے" (مسیح موعود ص۲۱)

اصل مطلب

ان آخری عبارات میں اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کہ پیشگوئیوں میں مجاز اور استعارہ کا بہت دخل ہوتا ہے۔ اب کہاں یہ کہنا کہ پیشگوئیوں میں مجاز اور استعارہ کا استعمال جائز ہے۔ ممنوع نہیں اور کہاں یہ کہنا کہ پیشگوئیوں میں کچھ حصہ متشابہات کا ضرور ہوتا ہے۔ اور پھر کہاں یہ کہ پیشگوئیوں میں رؤیا کی طرح مجاز اور استعارہ زیادہ ہوتا ہے۔ مگر ہمیں اس خبط عشواء کے متعلق بحث کرنا مقصود نہیں۔ اس وقت صرف یہ بیان کرنا ہے۔ کہ پیشگوئیوں میں گو "استعارات بھی اکثر پائے جاتے ہیں جن سے اہل علم کو انکار نہیں۔ مگر ظاہر الفاظ کا سب سے پہلے حق ہے" (ضمیمہ براہین پنجم ص۹۶) یعنی ظاہری معنوں کا بہ نسبت تاویلی معنوں کے زیادہ حق ہے" ص۹۳

حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک دوست کو ایک مکتوب تحریر فرمایا جسمیں لکھا۔

"الہٰی کلام میں تمثیلات واستعارات وکنایات کا ہونا اسلامیوں میں مسلم ہے۔ مگر ہر جگہ تاویلات وتمثیلات سے استعارات وکنایات سے اگر کام لیا جائے تو ہر ایک ملحد منافق مدعی اپنی آراء ناقصہ اور خیالات باطلہ کے موافق الہٰی کلمات طیبات کو لا سکتا ہے اس لئے ظاہر معانی کے علاوہ اور معانی لینے کے لئے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضرور ہے"

(خط خلیفہ اول رض مندرجہ آخر ازالہ اوہام ص۴)

پس الفاظ کا پہلا حق یہ ہے۔ کہ انہیں اپنے حقیقی معنوں میں استعمال کیا جائے۔ اور اگر قرائن قویہ اور موجبات حقہ کی وجہ سے حقیقی معانی کا لینا متعذر ہو۔ تب مجازی معنوں کا حق ثابت ہوگا۔ ورنہ نہیں۔

مسیح موعود علیہ السّلام کا حدیث نبی اللہ سے استدلال

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کا مطالعہ کرنیوالے جانتے ہیں۔ کہ آپ نے مسلم کی اس حدیث سے جو "ذکر الدجال" کے باب کے ماتحت درج ہے۔ اپنی تحریرات میں کئی مرتبہ استدلال کیا ہے۔ اور اسی حدیث میں آنیوالے عیسیٰ کو چار دفعہ "نبی اللہ" کے الفاظ سے یاد فرمایا گیا ہے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ان الفاظ میں آپ کا ذکر فرمانا بتاتا ہے۔ کہ آپ درحقیقت نبی تھے۔

"اہل پیغام" کا رویہ

جب "اہل پیغام" نے دیکھا۔ کہ یہ دلیل حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی نبوت پر صریح نص ہے۔ تو انہوں نے اس حدیث کو ساقط عن الاعتبار ثابت کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ چنانچہ مولوی محمد احسن صاحب نے اس کے متعلق اپنی کتاب (القول الممجد ص۱۱۲) پر ایک تفصیلی نوٹ لکھا۔ اور حتی الوسع اسے حدیث ضعیف قرار دینے کے لئے ہاتھ پاؤں مارے۔ حالانکہ خود مولانا مخالفین کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق اسے پیش کرکے اس سے استدلال کرتے رہے۔ دیکھئے۔ (دیکھئے ضرورت ص۶۷-۷۰) ←

مولوی محمد علی صاحب کی جرح

غیر مبایعین کے "حضرت امیر" نے ایک اور رنگ میں اس پر جرح کی۔ اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ کہ الفاظ نبی اللہ جو مسیح موعودؑ کے حق میں استعمال ہوئے۔ وہ راوی کے الفاظ ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ الفاظ اپنی زبان سے نہیں فرمائے چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"یہ لفظ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نہیں کیا۔ بلکہ خود آنے والے بیٹے کو نبی اسرائیلی سمجھ کر بجائے عیسٰے ابن مریم کے لفظ نبی اللہ کہہ دیا ہے" (مسیح موعود ص۲۵)

اس کے ثبوت میں دو باتیں پیش کرتے ہیں:۔

۱۔" یہ حدیث اسی نواس بن سمعان کی روایت سے ترمذی نے بھی بیان کی ہے اور اس میں لفظ نبی اللہ قطعاً نہیں آتا"

۲۔"مسلم نے ... بے شک لفظ نبی اللہ بھی اس ابن مریم کے متعلق روایت کیا ہے لیکن اس حدیث کو نزول عیسٰے کے باب میں نہیں۔ بلکہ دجال کے ذکر میں بیان کیا ہے"

پہلی بات کے جواب میں عرض ہے کہ اول تو روایت میں حتے الوسع یہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ جس کی بابت کو روایت کیا جائے۔ اسی کے الفاظ میں روایت کیا جائے بخصوصاً احادیث میں کہ جن پر دین اسلام کے ایک بہت بڑے حصہ کی بنا ہے۔ پس نواس بن سمعان کو صحابی تسلیم کرتے ہوئے ماننا پڑے گا۔ کہ انہوں نے حتے الوسع آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ ہی آگے پہنچائے۔ اور اپنے خیال کے اظہار کی قطعاً کوشش نہیں کی۔

دوم۔ بخاری کے بعد تنقید حدیث میں سب سے اول مسلم بن الحجاج کو مانا گیا ہے۔ اخذ احادیث میں وہ جن کڑی شرائط کو مدنظر رکھتے تھے۔ اگر انہیں ملحوظ رکھا جائے۔ تو پھر ہمیں اس امر کے تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ کہ مسلمؒ نے نبی اللہ کے الفاظ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مونہہ سے نکلے ہوئے الفاظ ہی تسلیم کیا ہے۔ ورنہ اگر انہیں ذرہ شبہ بھی ہوجاتا۔ کہ الفاظ نبی اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مونہہ سے نہیں نکلے۔ بلکہ یہ الفاظ محض نواس کے ایک معمولی خیال کا نتیجہ ہیں۔ تو یقیناً وہ ان الفاظ کو اپنی صحیح میں روایت نہ کرتے۔ اور اگر وہ قبول کرتے بھی تو ساتھ ہی۔ وہ اس پر ایک نوٹ تحریر کرتے۔ چنانچہ جب انہوں نے حدیث العاقب الذی لیس بعدہ نبی کو روایت کیا۔ اور انہیں معلوم ہوا۔ کہ العاقب کی تفسیر جو الذی لیس بعدہ نبی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ نہیں۔ بلکہ امام زہری کا قول ہے۔ تو انہوں نے نوٹ دے کر اسے واضح کر دیا۔ (دیکھو مسلم جلد ۲ ص۲۶۱ باب فی اسمائہ صلے اللہ علیہ وسلم) پس ان کے نزدیک الفاظ نبی اللہ یقیناً رسول پاک کا قول ہے۔ ولا غیر۔

سوم۔ یہ کہنا کہ ترمذیؒ نے الفاظ نبی اللہ کو روایت نہیں کیا یہ ثابت نہیں کرتا۔ کہ وہ الفاظ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہیں۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ نواس کے بعد کے راویوں میں سے جنہوں نے اس حدیث کو امام ترمذی تک پہونچایا کسی نے نبی اللہ کے الفاظ کو اپنے خیال کے خلاف پاکر حذف کر دیا ہو۔ یا بغیر ثبوت کے مولوی صاحب کی طرح اس نے بھی یہ خیال کر لیا ہو کہ یہ الفاظ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نہیں:۔

چہارم۔ علاوہ اس کے یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ کوئی قاعدہ نہیں۔ کہ اگر ایک لفظ ایک حدیث میں ملے۔ اور دوسری میں نہ ملے۔ تو اس لفظ کو قبول ہی نہ کیا جائے بلکہ اس کے الٹ یہ قاعدہ مسلم ہے۔ کہ اگر دو حدیثیں ہوں۔ ان میں سے ایک میں کوئی بات زیادہ ہو۔ تو راوی کے معتبر اور ثقہ ہونے کی صورت میں اسی کو ترجیح دی جائے گی۔ چنانچہ علامہ ابن قیم رح ایسی ہی دو حدیثوں کے متعلق جن میں سے ایک کسی قدر زائد بات پر مشتمل تھی۔ لکھتے ہیں۔ انھا متضمنۃ لزیادۃ فکان الاخذ بھا اولی۔ کہ وہ روایت ایک زائد امر پر مشتمل ہے۔ پس اسے ترجیح ہے۔ (زاد المعاد جلد ۱ ص۲۵۷) پس اگر ترمذی کی روایت میں الفاظ نبی اللہ نہیں اور مسلم نے انہیں سند صحیح کے ساتھ اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ تو امام مسلم کی حدیث کو ترجیح دیجائے گی۔ اور کہا جائیگا کہ ترمذی کی روایت میں وہ الفاظ کسی وجہ سے رہ گئے:۔

دوسری بات جو مولوی صاحب نے اس حدیث کے متعلق بطور جرح پیش کی ہے یہ ہے۔ کہ مسلم نے اس حدیث کو ذکر الدجال کے باب میں بیان کیا ہے۔ اس سے الفاظ نبی اللہ کے صحیح نہیں۔ یہ دلیل ایسی بودی ہے۔ کہ اسے پڑھ کر بے ساختہ ہنسی آتی ہے۔ جناب مولوی صاحب! کیا بخاری اور مسلم کے باب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود باندھے ہیں۔ اگر نہیں۔ بلکہ مسلم کے ابواب تو خود مسلم صاحب رح نے بھی نہیں باندھے۔ تو غور فرمایئے۔ آپ کی اس دلیل کی کیا وقعت رہ جاتی ہے:۔

دوم۔ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک انسان کو نبی اللہ کر کے پکارتے ہیں تو کسی مومن کے لئے یقیناً انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ نہ بخاری اور مسلم رحمۃ اللہ علیہما کو جرأت تھی۔ اور نہ ہی آپ کے پیش کردہ حدیث کے مؤلف امام ترمذی اور نہ ہی ابن ماجہ صاحب وغیرہ کو۔ کہ وہ اس حدیث کی صحت کا یقین کرتے ہوئے اس کے کسی بیان سے منحرف ہوں۔ اگر وہ اسے ذکر الدجال کے باب میں بھی بیان نہ کرتے۔ تو اس سے دجال کا وجود معدوم نہ ہوسکتا تھا۔ اور نہ ہی اس کی صحت کو تسلیم کرتے ہوئے دجال کے آنے سے انکار کیا جاسکتا تھا اسی طرح اگر انہوں نے اس حدیث کو اس لئے کہ اس میں دجال کا مفصل ذکر ہے۔ ذکر الدجال میں درج کر دیا۔ تو اس سے کوئی دانا یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا۔ کہ اس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اللہ نہیں قرار دیا:۔

مولوی صاحب خود اپنے دام میں

پس مولوی صاحب کی جرح ہرگز قابل التفات نہیں۔ اور تعجب یہ کہ وہ خود اپنی کتاب (النبوۃ فی الاسلام ایڈیشن دوم ص۲۱۱) میں اس امر کو بیان کرتے ہوئے کہ مسیح موعود علیہ السلام نبی نہ ہونیکے باوجود پھر بار بار اپنے آپ کو کیوں نبی قرار دیتے تھے۔ لکھتے ہیں اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ حدیث میں آپ کو نبی کر کے پکارا گیا تھا۔ اب خدارا "اہل پیغام" میں سے کوئی اپنے "امیر" سے پوچھے کہ مولانا! یہ کیا ایک طرف تو آپ لکھتے ہیں۔ کہ مسلم کی روایت میں نبی اللہ کے الفاظ خود راوی کے ہیں۔ نہ کہ رسول اللہ کے اور کہ احادیث کی شہادت صریح طور پر آنے والے مسیح کے نبی ہونے کے خلاف ہے (مسیح موعود ص۲۷) مگر النبوۃ فی الاسلام ص۲۱۱ میں اس کے خلاف یہ لکھتے ہیں۔ کہ رسول اللہ کی پیشگوئی میں مسیح موعود علیہ السلام کو نبی کہا گیا تھا۔ اس لئے باوجود نبی نہ ہونے کے آپ نے اپنے آپ کو نبی لکھا۔

یہ تناقض۔ یہ تخالف اور یہ تعارض اس لئے واقع ہوا۔ کہ مولوی صاحب نہ تو یہ جرأت کرتے ہیں۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کو علے الاعلان نبی مانیں۔ اور نہ ہی علے الاعلان مسیح موعودؑ کی ان تحریرات سے جن میں آپ نے نبی ہونے کا دعوٰی کیا ہے۔ انکار کرتے ہیں

چونکہ بعض "اہل پیغام" اس حدیث کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال سے مجروح ضعیف اور ساقط از اعتبار ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس کے لئے وہ (ازالہ اوہام ایڈیشن اول ص۲۳۷) کا حوالہ دیتے ہیں۔ جیسا کہ مولوی محمد احسن صاحب نے اپنی کتاب (القول الممجد ص۱۱۲) میں تحریر کیا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں ازالہ اوہام ہی سے اس حدیث کے متعلق مفصل تحقیق لکھدوں:۔

دمشقی حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حدیث دمشقی کے متعلق اپنی کتاب ازالہ اوہام ص۲۲۰ میں تحریر فرمایا ہے:۔

"(۱) وہ دمشقی حدیث جو امام مسلم نے پیش کی ہے۔ خود مسلم کی دوسری حدیث سے ساقط الاعتبار ٹھہرتی ہے۔ اور (۲) صریح ثابت ہوتا ہے۔ کہ نواس راوی نے اس حدیث کے بیان کرنے میں دھوکہ کھایا ہے"

سہولت کے لئے میں نے عبارت کے دو حصے کر کے نمبر لگا دیئے ہیں۔ تاکہ ہر ایک دوست یہ سمجھ لے کہ ہم نے دو امور کے متعلق تحقیق کرنی ہے۔

اس حدیث کی تحقیق کیلئے سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے۔ کہ اس کی تفسیر و تشریح کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیوں ضرورت پیش آئی۔ حضور فرماتے ہیں۔
"اب میں نصیحتاً للہ اپنے عزیز علماء کی خدمت میں صحیحین کی وہ حدیثیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جن کی نسبت ان کا یہ خیال ہے۔ کہ ان سے ہمارا دعویٰ مسیح ابن مریم کے آسمان سے اترنے کا بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ اور جن پر زور مار کر وہ بار بار کہہ رہے ہیں۔ کہ ان کو اپنے دعاوی کی ان احادیث کی رو سے ڈگری ملتی ہے۔"
(ازالہ اوہام ایڈیشن اول صفحہ ۲۰۰-۲۰۲)

یہ الفاظ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام علماء مخالفین کے اُن غلط خیالات کی تردید کرنا چاہتے ہیں جو انہوں نے حدیث کے ظاہری الفاظ سے اخذ کئے۔ ورنہ فی ذاتہ حدیث کو ساقط از اعتبار نہیں سمجھتے۔ ورنہ آپ صرف اسی ایک مضبوط پہلو پر زور دیتے اور کوئی ایسی بات پیش نہ فرماتے۔ جو حدیث کی صحت کی شاہد ناطق ہو۔ حالانکہ آپ نے جب اس حدیث کی تشریح کی تو ساتھ ہی اس کی صحت کے دلائل بھی بیان فرمائے چنانچہ سب سے پہلی شہادت یہ ہے۔ کہ

پہلی دلیل

جب حضرت حکیم الامتہ مولانا نور الدین صاحب خلیفہ اول نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں درخواست کی۔ کہ جو مسلم کی حدیث میں لفظ دمشق وغیرہ اور ایسے چند مجمل الفاظ ہیں۔ ان کے انکشاف کیلئے جناب الٰہی میں توجہ کیجائے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۶۴ حاشیہ)
تو آپ نے توجہ فرمائی اور صرف تھوڑی سی توجہ کرنے سے ایک لفظ کی تشریح یعنی دمشق کے لفظ کی حقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کھولی گئی۔ اور نیز ایک صاف اور صریح کشف میں آپ پر ظاہر کیا گیا۔ کہ ایک شخص حارث نام یعنی حراث آنیوالا جو ابوداؤد کی کتاب میں لکھا ہے۔ یہ خبر صحیح ہے۔ اور یہ پیشگوئی اور مسیح کے آنیکی پیشگوئی درحقیقت یہ دونوں اپنے مصداق کی رو سے ایک ہی ہیں یعنی ان دونوں کا مصداق ایک ہی شخص ہے۔ جو آپ ہیں۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۶۵ حاشیہ)

پھر آپ نے اس الہامی تشریح کو ان الفاظ میں شروع فرمایا ہے۔ "سو اول میں (مسیح موعود) دمشق کے لفظ کی تعبیر جو الہام کے ذریعہ سے مجھ پر کھولی گئی۔ بیان کرتا ہوں۔ پھر بعد اس کے ابوداؤد والی پیشگوئی جس طور سے مجھے سمجھائی گئی بیان کرونگا۔"
(ازالہ اوہام صفحہ ۶۵ حاشیہ)
اگر یہ حدیث ساقط از اعتبار ہوتی تو چاہئیے تھا کہ الہام الٰہی اسکی تشریح نہ کرتا بلکہ اس کے ساقط از اعتبار ہونے کی گواہی دیتا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ برعکس اسکے الہام نے اس حدیث کی تشریح کرکے اس حدیث کی صحت و صداقت پر مہر لگادی۔

دوسری دلیل

اس حدیث دمشقی کے صحیح ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے۔ کہ دوسری احادیث سے اسکے مضمون کی تصدیق ہوتی ہے۔ اور اہل علم کا مسلمہ اصول ہے۔ کہ وہ حدیث جو اپنے شواہد رکھتی ہے۔ باوجود کمزور ہونے کے بھی قبول کی جاویگی۔ پس وہ حدیث جو اصول مقررہ کے مطابق صحیح ٹھیرے اور اسکے علاوہ وہ خارجی شہادت یعنی شواہد بھی رکھتی ہو۔ اسکے قبول کرنے میں کسی کو اعتراض نہیں اس حدیث کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ لکھتے ہیں
"اب اس (صحیحین کی) تمام حدیث پر نظر غور ڈالکر معلوم ہوگا۔ کہ جو کچھ دمشقی حدیث میں مسلم نے بیان کیا ہے۔ اکثر باتیں اسکی بطور اختصار اس حدیث میں درج ہیں اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف اور صریح طور پر اس حدیث میں بیان فرما دیا ہے۔ کہ یہ میرا ایک مکاشفہ یا ایک خواب ہے۔ پس اس جگہ سے یقینی اور قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ دمشق والی حدیث جو پہلے ہم لکھ آئے ہیں درحقیقت وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خواب ہی ہے (ازالہ اوہام صفحہ ۲۰۶)
پس حضرت مسیح موعودؑ نے یہ وضاحت سے بیان فرما دیا کہ صحیح بخاری اور مسلم کی وہ حدیث جو حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے جس میں مسیح ابن مریم اور المسیح الدجال کے حلیوں کا ذکر ہے۔ وہ دمشقی حدیث کی شاہد ہے۔ اور جو حدیث شاہد رکھتی ہو وہ صحیح ہے پس اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ دمشقی حدیث ایک صحیح اور قابل اعتبار حدیث ہے۔

تیسری دلیل

تیسری دلیل اس حدیث کی صحت کی یہ ہے۔ کہ اس حدیث کو علی العموم اہل اسلام نے قبول کیا ہے۔ یا بالفاظ دیگر کہا جا سکتا ہے۔ گویا اس پر ایک قسم کا اجماع ہو چکا ہے۔ اگر یہ حدیث صحیح نہ ہوتی۔ بلکہ بخلاف اس کے جھوٹی موضوع اور ساقط از اعتبار ہوتی۔ تو یہ اجماع ناممکنات میں سے تھا۔
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں: "یہ تو اجماعی عقیدہ ہو چکا۔ اور مسلم میں اس بارہ میں حدیث بھی ہے۔ کہ مسیح نبی اللہ ہونے کی حالت میں آئیگا۔"
(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۵۸۶)
اہل پیغام خدارا غور کریں۔ کہ وہ الفاظ جنہیں وہ راوی کا اپنا خیال تصور کرتے ہیں۔ انہی کے متعلق ایک اجماعی عقیدہ قائم ہو چکا ہے۔ اور مسلم کے الفاظ (نبی اللہ) ہی اس کی بناء ہیں۔ پس یہ ایک یقینی امر ہوا۔ کہ حدیث دمشقی صحیح ہے۔ اور اس کے الفاظ نبی اللہ واقعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جاری ہوئے۔
اگر "پیغامی" دوست دمشقی حدیث کے الفاظ نبی اللہ کے متعلق اعتراض چھوڑنا نہیں چاہتے۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ وہ قرآن یا حدیث سے کوئی دوسری شرعی دلیل پیش کریں جس پر اجماعی عقیدہ کی بنیاد ہو۔ کیونکہ لکھا ہے۔
ان الاجماع لایکون الا عن دلیل شرعی کہ اجماع دلیل شرعی کے سوا نہیں ہوتا۔
(الاعتصام جلد ۱ صفحہ ۲۵۶ مصری)
ورنہ انصاف کا تقاضا ہے۔ کہ وہ اس حدیث کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے نبی اللہ کے الفاظ کو بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہی یقین کریں۔

چوتھی دلیل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بھی اس حدیث کے متعلق ایک فیصلہ تحریر فرمایا ہے۔ جس سے صاف عیاں ہے۔ کہ آپ ہرگز ہرگز اس حدیث کو ساقط از اعتبار نہیں سمجھتے تھے بلکہ اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کشف قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں
"میں کہتا ہوں۔ کہ اس پر صحاح ستہ کی بہت سی حدیثیں یقینی اور قطعی دلالت کر رہی ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جو حضرت عیسیٰ اور دجال کی نسبت امور معلوم ہوئے تھے۔ وہ حقیقت میں سب مکاشفات نبویہ تھے۔ جو اپنے اپنے محل پر مناسب تاویل و تعبیر رکھتے ہیں۔ انہی میں سے یہ دمشقی حدیث بھی ہے۔ جو مسلم نے بیان کی ہے۔ جس کا اس وقت ہم ترجمہ کر رہے ہیں۔"
(ازالہ اوہام صفحہ ۲۰۴)
پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خود اپنا یہ خیال ہے۔ کہ یہ حدیث صحیح اور مکاشفات نبویہ میں سے ہے۔ اسی لئے آپ نے اس سے صرف "ازالہ اوہام" ہی میں کئی جگہ استدلال فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-
"۱- یہ بھی سچ ہے۔ کہ آنے والے مسیح کو نبی کرکے بھی بیان کیا گیا ہے"
(ازالہ اوہام صفحہ ۵۳۲)
"۲- یہ تو اجماعی عقیدہ ہو چکا۔ اور مسلم میں اس بارہ میں حدیث بھی ہے۔ کہ مسیح نبی اللہ ہونے کی حالت میں آئے گا۔" " صفحہ ۵۸۶
"۳- مسیح موعود جو آنے والا ہے اس کی علامت یہ لکھی ہے۔ کہ وہ نبی اللہ ہوگا۔" " صفحہ ۱۰۷
یہاں تک یہ امر بخوبی ثابت ہو گیا۔ کہ خدا تعالےٰ، احادیث، اجماع امت اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس حدیث کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ اور کہ نبی اللہ کے الفاظ واقعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے۔ ان حالات میں مولوی محمد علی صاحب کی اس حدیث پر جرح دیدہ دانستہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ کاش مولوی صاحب اپنے خود تراشیدہ

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ اسلام

مختصر رپورٹ اکتوبر تا دسمبر ۳۶ء

تبلیغ اندرون ہند

تبلیغ بذریعہ وقف کنندگان رخصت و مستقل مجاہدین علاوہ متفرق مقامات کے ہر سہ مستقل مرکزوں میں باقاعدہ ہوتی رہی ہے۔

اگرچہ یہ امر بارہا کے تجربہ سے ثابت شدہ ہے۔ کہ مناظرات کچھ زیادہ مفید نہیں ہوتے کیونکہ اس طرح بجائے آپس میں محبت و یگانگت پیدا کرنے کے مقابلہ کا رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر جہاں مناظرہ کے لئے چیلنج کیا جائے۔ اور شریف اور ذمہ دار پبلک کی طرف سے اصرار ہو اور ان کا اصرار نیک نیتی اور حق پسندی پر مبنی ہو تو پھر چیلنج قبول کرنا ہی پڑتا ہے۔

اس اصل کے ماتحت موضع مہت پور ضلع ہوشیارپور میں مابین شیعہ اور جماعت احمدیہ (۱) صداقت دعویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۲) اثبات متعۃ النساء (۳) اجرائے نبوت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۴) اثبات تعزیہ داری پر تحریری مناظرہ ہوا۔ شیعہ اصحاب کی طرف سے مرزا یوسف حسین صاحب آف لکھنؤ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مناظر تھے۔ یہ عظیم الشان مناظرہ نہایت کامیابی کے ساتھ لگاتار چار دن تک ہوتا رہا۔ جس نے علاقہ بھر میں تبلیغ احمدیت میں آنے والی بہت سی روکاوٹوں کو دور کر دیا ہے۔ اس وقت تک مناظرہ کے اثر کے ماتحت کئی احباب احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور کئی تحقیق کر رہے ہیں۔ مناظرہ مذکور بموجب شرط فریقین کے مشترکہ خرچ سے کتابی صورت میں شائع ہو گیا ہے۔ اور دفتر تحریک جدید سے بجواب ۴ ر فی کاپی علاوہ محصولڈاک مل سکتا ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مستقل مرکزوں میں ۹۳ مجاہدین نے کام کیا۔ ۲۷ نے دوست سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے

تبلیغ بیرون ہند

بحکم سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز واقفین زندگی میں سے مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر بی اے کو تبلیغ اسلام کے لئے بیرون ہند بھیجا گیا۔ اس وقت تک تحریک جدید کے ماتحت ۱۵ مجاہدین بیرون ہند بھیجے جا چکے ہیں۔ جو مختلف ملکوں میں مقیم ہیں حسب سابق ان کی آمدہ رپورٹوں کے قابل اشاعت حصے اخبار الفضل میں شائع کرائے جاتے ہیں۔

انجمن احمدیہ بوڈاپسٹ۔ تمام نومسلم بھائی ہر اجلاس میں باقاعدہ حصہ لیتے ہیں۔ فریضہ تبلیغ اسلام کی اہمیت اور اس کام کی وسعت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی زندگی کے مصروف لمحات میں سے وقت بچا کر اسلامی تعلیم حاصل کر رہے ہیں تاکہ حضرت امیرالمومنین کے فرمودہ مطالبہ تبلیغ اسلام کے ماتحت جو پروگرام انہوں نے مرتب کیا ہے۔ اس میں ایک مثال قائم کریں۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر بی اے۔ اب بوڈاپسٹ پہنچ گئے ہیں

مجاہد ارجنٹائن (امریکہ) نے علمی طبقہ میں بہت اعلیٰ رسوخ حاصل کر لیا ہے۔ علاوہ انفرادی تبلیغ کے بذریعہ لٹریچر بھی تبلیغ کر رہے ہیں۔ لوگ بہت اخلاق اور محبت سے پیش آتے ہیں عربی اخبارات میں ان کے متعلق بہت اچھے مقالے چھپتے رہتے ہیں۔ ان ہر دو مرکزوں میں انگریزی و عربی لٹریچر کی اشد ضرورت ہے۔ لوگوں میں سلسلہ کے لٹریچر کی بہت مانگ ہے۔ جماعت احمدیہ کے ذی استطاعت اصحاب اس صورت میں بھی تحریک جدید کے ماتحت قربانی کر سکتے ہیں کہ عربی و انگریزی لٹریچر دفتر ہذا میں ارسال کریں تا یہاں سے مجاہدین کو روانہ کر دیا جائے

محمد شریف صاحب ملک جو جنگ کے ایام میں میڈرڈ میں مقیم تھے۔ اپنی ایک رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ اس وقت شہر پر ہوائی جہاز پرواز کر رہے ہیں۔ کئی بم گرائے جا چکے ہیں۔ شہر سے دردناک آہ و بکا کی آوازیں آ رہی ہیں۔ لوگ ہراساں و پریشان ہو کر گھروں کو چھوڑ کر پناہ کی جگہ تلاش کر رہے ہیں۔ یہ فقیر اپنی جھونپڑی میں بیٹھا ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا ہے۔ جن دوستوں نے ان ایام میں احمدیت قبول کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو معجزانہ طور پر صداقت احمدیت کا قائل کیا۔ ہر ایک کو اس عذاب الٰہی سے محفوظ رکھا ان میں سے ایک کو احمدیت قبول کرنے کے معاً بعد حکومت نے سفیر بنا کر ایک ایسے ملک میں بھیج دیا۔ جس میں ہمارا ایک دوسرا مجاہد بھائی تبلیغ اسلام میں مصروف ہے۔

ملک عزیز احمد صاحب مجاہد جاوا علاوہ تبلیغی مصروفیتوں کے تجارتی حالات کا بھی مطالعہ کر رہے ہیں۔

انجمن احمدیہ سنگاپور۔ سنگاپور مشن نہ صرف اپنا خرچ آپ برداشت کر رہا ہے بلکہ تحریک جدید کے مالی مطالبہ میں بھی حصہ لے رہا ہے۔ مولوی غلام حسین صاحب مولوی فاضل جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے یہ مشن قائم کیا۔ ہر ماہ اپنے پاس سے انجمن کے لوکل اخراجات کے لئے ایک کافی رقم خرچ کرتے ہیں۔

غرض خدا کے فضل سے دنیا کے ہر حصہ میں تبلیغ جاری ہے۔

کئی نوجوان جو بے کار تھے۔ حضرت امیرالمومنین کے فرمودہ ارشاد کے ماتحت بیرونی ممالک میں جا چکے ہیں۔ اور ان کی آمدہ رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان کے ارادے بہت بلند ہیں۔ اور وہ اپنا قدم آگے ہی آگے بڑھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو

بورڈنگ تحریک جدید

بورڈران تحریک جدید کی تعلیم و تربیت کا انتظام حسب سابق جاری ہے بورڈران کی تعداد ۱۱۹ ہے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ باوجود شدت کی سردی کے کثیر تعداد طلباء کی تہجد میں باقاعدہ ہے۔

اب جب کہ تعلیمی سال ختم ہو رہا ہے احباب کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو تحریک جدید کے ماتحت قادیان بھیجیں۔ بورڈنگ کے پراسپیکٹس دفتر ہذا سے مفت مل سکتے ہیں۔

دارالصناعت

دارالصناعت کا کام خدا کے فضل سے روز بروز ترقی پر ہے۔ شعبہ نجاری میں نہایت اعلیٰ قسم کا فرنیچر تیار ہوتا ہے۔ تھوڑے سے عرصہ میں پانچ چھ ہزار روپے کے آرڈروں کی تعمیل ہو چکی ہے۔ اور مال خدا کے فضل سے نہایت اعلیٰ اور پسندیدہ تیار ہوتا ہے۔

شعبہ آہنی میں ہر قسم کی مشین کی مرمت اور پرزے تیار کئے جاتے ہیں گھریلو ضروریات کی اشیاء مثلاً چاقو چھریاں۔ انگیٹھیاں۔ کلہاڑیاں۔ دروازوں کے لئے قبضے۔ سپرنگ۔ چٹخنیاں۔ کھونٹیاں۔ ہینڈل وغیرہ۔ لوہے اور پیتل کے تیار کئے جاتے ہیں۔ ڈھلائی کا کام بھی نہایت اچھا ہو رہا ہے۔

شعبہ چرمی میں نہایت خوبصورت اور پائیدار شوز۔ چپلیاں تیار کی جاتی ہیں۔ قیمت واجبی۔

لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں مناظرہ مہت پور کے علاوہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے چھ خطبات جو جماعت کی عملی اصلاح کے متعلق ہیں۔ کتابی صورت میں شائع کئے گئے۔

عملہ دفتر تحریک جدید

عرصہ زیر رپورٹ میں ۵۲۲۵ خطوط موصول ہوئے۔ اور ۴۴۴۲ بھیجے گئے۔ ان میں لوکل خط و کتابت بھی شامل ہے۔ احباب کرام سے گزارش ہے کہ کارکنان دفتر تحریک جدید کے لئے خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔ (انچارج تحریک جدید۔ قادیان)

"الفضل" کا مطالعہ ہر احمدی کیلئے ضروری ہے

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے چار کام بتائے ہیں۔ "تلاوت آیات" "تزکیہ نفوس" "علم کتاب سکھانا" اور "حکمت اعمال"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشانات میں سے ایک زبردست نشان یہ بھی ہے۔ کہ حضور نے گذشتہ انبیا کی طرح یہ چاروں کام سرانجام دئے۔ یہ بھی ابتداء سے سنت الٰہیہ چلی آتی ہے۔ کہ نبی اپنی زندگی میں اجمالی طور پر یہ کام کر کے اتمام حجت کر دیتا ہے لیکن تفصیلی طور پر بعد میں یہ کام پیش کرنا اس کی جماعت کا کام ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس زمانہ کا نبی ہونے کے لحاظ سے اپنی زندگی میں ہر ایک قوم کے سامنے اپنی سچائی کے دلائل انہی چار کاموں کے تحت میں اجمالی طور پر پیش کر کے اپنی سچائی پر مہر ثبت کر دی۔ لیکن دنیا کے ہر فرد بشر تک اپنی تعلیم اپنا کام اور اپنی صداقت کے نشانات کا پہنچانا حضور نے اپنی جماعت کے ذمہ لگایا۔ پس اس لحاظ سے ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متبعین میں شمار کرتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ان حقائق و معارف کو جو حضور کی کتب میں موجود ہیں۔ اور ان دلائل کو جو حضور نے اپنی صداقت میں پیش فرمائے پڑھ کر یا سن کر صرف یہی نہیں۔ کہ خود حضور کی سچائی کا اقرار کرے۔ بلکہ اس کا یہ بھی فرض ہے کہ جماعت کا ایک فرد ہونے کے لحاظ سے اور ان ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے جو انبیاء کے متبعین پر عائد ہوتی ہیں جماعت کے صحیح عقاید کے متعلق دلائل کو اور ان معارف کے خزانوں اور نشانات کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم کو دے گئے ہیں۔ دنیا پر صحیح معنوں میں پیش کرنا سیکھے اور دوسرے لوگوں کی نجات کا سامان کرے

اس اہم فرض کو پورا کرنے کیلئے بہت وقت درکار ہے۔ جماعت میں ناخواندہ طبقہ بھی ہے جو حضور کی کتب کا مطالعہ نہیں کر سکتا۔ اور اکثر ایسے احباب بھی ہیں۔ جو کثرت کار یا ملازمت کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب کا مطالعہ نہیں کر سکتے۔ پھر بعض لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو باوجود احمدی ہونے کے مذہبی بحث میں پڑنا صرف علماء اور مبلغین کا کام سمجھتے ہیں۔ ایسے تمام دوستوں کیلئے ضروری ہے۔ کہ سلسلہ کے موقر روزانہ اخبار "الفضل" کا روزانہ مطالعہ کریں۔ اور تھوڑا بہت وقت نکال کر اس کے تمام مذہبی اور سیاسی مضامین کا غور سے مطالعہ کریں۔ تاکہ وہ دوسروں تک پیغام حق پہنچانے کے اہل بن سکیں کیونکہ "الفضل" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ضروری ارشادات اور معارف تقریباً روزانہ بقدر ضرورت شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطبات۔ اور جماعت کے ان بزرگوں کے قابل قدر مضامین جنہوں نے ہمارے آقا کو دیکھا اس کی باتیں اس کے منہ سے سننے کا شرف حاصل کیا۔ اس کی صحبت سے فائدہ اُٹھایا۔ شائع ہوتے رہتے ہیں پھر "الفضل" کا لیڈنگ آرٹیکل جس سے سلسلہ کی موجودہ پالیسی کا علم ہو سکتا ہے اور دیگر اہم ملکی کوائف بھی ہوتے ہیں۔ باہر جانے والے مبلغین کی رپورٹیں جن سے نہ صرف سلسلہ کی ترقی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ دل میں خوشی محسوس ہوتی ہے۔ اور خود تبلیغ کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے یہ سب چیزیں ایسی ہیں۔ کہ اگر میں مبالغہ نہیں کرتا۔ تو جو شخص چھ ماہ "الفضل" کا باقاعدہ مطالعہ کرتا رہے۔ اور پھر کہے کہ میں کسی کو تبلیغ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مجھے مذہبی واقفیت نہیں۔ قطعاً قابل شنوائی نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اتباع میں خدا کے فضل سے ایسی برکت ہے۔ اور آپ کے علم میں ایسی تاثیر ہے۔ کہ تھوڑی سی کوشش کے بعد ہر احمدی "عالم" اور "مبلغ" ہو سکتا ہے۔

لیکن کس قدر افسوسناک امر ہے کہ ہمارے بعض دوست نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور نہ جماعت کے واحد آرگن "الفضل" جسمیں حضور علیہ السلام کی تحریرات اور حقائق و معارف کے مطالعہ کو آسان صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ پڑھنے کی تکلیف گوارا کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو عالم نہ سمجھتے ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صریح ارشادات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے۔ تبلیغ جیسے اہم فرض کو فراموش کر دیتے ہیں۔ پس جن دوستوں کو اپنی اہم ذمہ داریوں کو سرانجام دینے کی دل میں تڑپ ہے۔ لیکن وہ احمدیت کے لٹریچر سے زیادہ واقفیت نہ رکھنے کے باعث اپنے تبلیغی حلقے کو وسیع نہیں کر سکتے۔ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق روزانہ صبح تلاوت کے بعد کچھ وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کتاب کے مطالعہ میں صرف کریں۔ اور "الفضل" کا روزانہ غور سے مطالعہ کیا کریں۔ کیونکہ میرے خیال میں اس کا مطالعہ زیادہ سے زیادہ مصروف انسان کے پروگرام میں بھی خلل انداز نہیں ہوتا۔ بعض نوجوان ایسے بھی ہیں جو خواہ مخواہ اپنے آپ کو مصروف کار سمجھتے ہیں۔ ورزشی کھیلوں کے میدان کے پاس وقت ہوتا ہے۔ دوستوں سے ملاقات سیر و سیاحت اور گھنٹوں بے تکی گپیں ہانکنے کے لئے تو وہ وقت نکال سکتے ہیں۔ لیکن الفضل کے مطالعہ کے لئے فرصت نہیں ہوتی۔ مگر یہ عذر محض اس لئے تراشا جاتا ہے۔ کہ انہیں مذہب کی طرف توجہ کم ہوتی ہے۔ وہ اپنی ذمہ واری کو نہیں سمجھتے۔ بعض نوجوان ایسے بھی ہیں۔ جنہیں اخبار بینی کی عادت ہی نہیں اور وہ جانتے ہی نہیں۔ کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ حالانکہ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کو فتح کرنا ہے۔ ہمارے لئے تمام دنیا کے کوائف کا مطالعہ ضروری ہے۔ جو صرف اخبار کے ذریعہ ہی کیا جا سکتا ہے "الفضل" تمام باتوں کا مجموعہ ہے۔ اگر کوئی چاہے۔ کہ میں مذہبی لحاظ سے اپنے علم میں زیادتی کروں تو اس کے لئے "الفضل" بہترین ممد ہے۔ اگر کوئی سیاسیات میں دخل رکھتا ہے۔ تو اس کی دلچسپی کا سامان بھی موجود ہے۔ اگر کوئی وسعت علمی کو مدنظر رکھ کر یا جماعت کے حالات کا مطالعہ کرنے کی خاطر "الفضل" پڑھے تو اس کے لئے بھی یہ فائدہ مند ہے۔ اگر کوئی شخص سلسلہ کے مفاد کی خاطر "الفضل" منگائے تو پھر بھی جماعت کے واحد "ترجمان" کی اشاعت میں زیادتی ہوگی پس ہر لحاظ سے "الفضل" اپنے نام جاری کرانا ضروری ہے۔

جماعت کے کئی افراد ایسے ہیں۔ جن کو جماعت کے کئی اہم واقعات حتیٰ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے کئی ضروری ارشادات تک کا علم نہیں ہوتا جس کی وجہ سے وہ ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں۔ بعض مضامین پڑھنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے۔ اور موٹی موٹی سرخیاں پڑھ کر اپنی قوت ذہنیہ سے مضمون کی گہرائیوں میں اتر جانے کے مدعی بنتے ہیں۔ بعض یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارا یہ اخبار صرف غیر احمدیوں یا دیگر اقوام کے لئے ہے۔ ہمارے لئے نہیں ہے اس لئے وہ اپنے نام جاری کرانا نہیں چاہتے۔ بعض جگہ باوجود احمدیوں کی کثرت کے صرف ایک یا دو اخبار جاتے ہیں اور باقی تمام احمدی وہی پڑھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا یہ اخبار دوسرے اخباروں کی طرح کسی کا ذاتی اخبار نہیں بلکہ اس کی ترقی اور اس کے مفادات سلسلہ سے وابستہ ہیں۔ جو احباب دوسروں کا اخبار پڑھتے ہیں۔ انہیں چاہئے۔ کہ جماعت کے مفاد اور الفضل کی ترقی کے لئے اپنے نام الفضل جاری کرائیں پس ہر لکھے پڑھے احمدی کا فرض ہے کہ الفضل کو خرید کر اسکی اشاعت بڑھائے خواہ اس کو دوسری جگہ سے پڑھنے کو اخبار مل جاتا ہو۔ (الفضل کا ایک شیدائی)

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

جمشید پور

پریذیڈنٹ بشیر احمد صاحب چغتائی
سکرٹری مال منشی عبد الرحمٰن صاحب
سکرٹری تبلیغ مولوی عبد المجید صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت رحمت اللہ خانصاحب عرف کاکا صاحب
سکرٹری وصایا مولوی وزیر خانصاحب
سکرٹری امور عامہ مولوی عبد القیوم صاحب

دھرمکوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور

پریذیڈنٹ میاں اللہ دتا صاحب کشمیری
سکرٹری مال میاں عبد الغفار صاحب

تلونڈی راماں ضلع گورداسپور

پریذیڈنٹ بابا بشیر محمد صاحب
سکرٹری مال میاں نظام الدین صاحب سکنہ کٹھالہ

ہرد وردال ضلع گورداسپور

پریذیڈنٹ چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب
سکرٹری مال

گوجرانوالہ

جنرل سکرٹری خواجہ محمد شریف صاحب دھینگرہ ہوٹس

پتوکی ضلع لاہور

پریذیڈنٹ چوہدری خورشید احمد صاحب
سکرٹری مال مستری محمد رمضان صاحب

مریدکے ضلع شیخوپورہ

پریذیڈنٹ شیخ غلام محمد صاحب
سکرٹری تبلیغ شیخ محمد بشیر صاحب آزاد
سکرٹری مال شیخ عنایت اللہ صاحب

لنڈی کوتل

پریذیڈنٹ ڈاکٹر سید ارظفر حسن صاحب بجائے مرزا یوسف علی صاحب مرحوم

جوڑہ تحصیل گورداسپور

پریذیڈنٹ چوہدری نظام الدین صاحب
سکرٹری میاں محمد صدیق صاحب

چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائل پور

سکرٹری مال چوہدری برکت علی صاحب
سکرٹری تبلیغ مولوی احمد خانصاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی بشیر محمد صاحب
سکرٹری امور عامہ چوہدری غلام محمد صاحب
سکرٹری وصایا چوہدری پیر اشتیاق اللہ صاحب

بھرتھہ چک ۴۳۵ گ ب ضلع لائل پور

پریذیڈنٹ چوہدری خیر الدین صاحب
سکرٹری مال چوہدری عبد الغنی صاحب

بلب گڑھ

سکرٹری حکیم انوار حسین صاحب بجائے لطیف احمد صاحب

سردار پور

پریذیڈنٹ مولوی نور محمد صاحب
سکرٹری ماسٹر بشیر احمد صاحب سیکنڈ ماسٹر

بانڈی پورہ (کشمیر)

پریذیڈنٹ خواجہ ثناء اللہ صاحب
سیکرٹری تحریک جدید۔ خواجہ غلام احمد صاحب بٹ

اس کے علاوہ کشمیر میں مندرجہ ذیل جماعتوں کی ایک مرکزی انجمن منظور کی جاتی ہے۔ جس کا نام "مرکزی انجمن احمدیہ بانڈی پورہ" قرار پایا ہے۔

جماعت کنگام سکرٹری راجہ عبد اللہ خانصاحب
" سکھ پورہ " غلام محمد صاحب میر
" چک ایرچھ " راجہ غلام محمد خانصاحب
" نون مبی " راجہ ابراہیم خانصاحب

ان چاروں جماعتوں کے سکرٹری مرکزی انجمن احمدیہ کے سیکرٹری غلام محمد صاحب میر کے ساتھ وابستہ ہونگے۔ اور مرکزی انجمن احمدیہ بانڈی پورہ کے پریذیڈنٹ راجہ ولی محمد خان صاحب منظور کئے جاتے ہیں۔ ناظر اعلیٰ

فرشی دری

جلسہ سالانہ پر ڈاکٹر حاجی خان صاحب کی کوٹھی پر جو مہمان ٹھہرے تھے۔ ان کی ایک فرشی دری میرے حوالہ کی گئی ہے جن صاحب کی ہو وہ مجھ سے منگالیں اور اگر انہوں نے قادیان کے کسی دوست سے استعمال کے لئے لی تھی مگر جاتی دفعہ لے دینا بھول گئے ہوں تو مطلع فرمائیں کہ کس دوست کی ہے تا انکے سپرد کیجائے۔ خاکسار عبد الاحد نور نگر بدر احمدیہ قادیان

حضرت امیر المومنین کی آواز پر لبیک کہنے والے مخلصین

حصہ وصیت میں اضافہ کرنے والے احباب

نمبر شمار	نام موصی معہ پورا پتہ	حصہ موجودہ	حصہ موعودہ
۲۲۱	مولوی فضل الدین صاحب بنگہ	۱/۱۰	۱/۹
۲۲۲	میاں محمد الدین صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۲۲۳	میاں سندھی شاہ صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۲۲۴	منشی رحمت اللہ صاحب بنگہ	۱/۱۰	۱/۹
۲۲۵	میاں رب الدین صاحب چک ۱۶۶	۱/۱۰	۱/۹
۲۲۶	بابو سردار محمد صاحب دہلی	۱/۱۰	۱/۹
۲۲۷	میاں علی بخش صاحب ضلع سرگودہا	۱/۱۰	۱/۹
۲۲۸	حضرت مولوی شیر علی صاحب لنڈن	۱/۱۰	۱/۹
۲۲۹	بابو عبد الرحمٰن صاحب سکندر آباد	۱/۱۰	۱/۸
۲۳۰	منشی عبد اللہ صاحب سرائے نورنگ	۱/۱۰	۱/۹
۲۳۱	ماسٹر محمد علی صاحب بیرم پور	۱/۱۰	۱/۹
۲۳۲	میاں ولی محمد صاحب ہاود	۱/۱۰	۱/۹
۲۳۳	ماسٹر نبی بخش صاحب دوسوہہ	۱/۱۰	۱/۹
۲۳۴	سید عین علی شاہ صاحب سیبی	۱/۱۰	۱/۷
۲۳۵	خواجہ غلام نبی صاحب کلکتہ	۱/۸	۱/۶
۲۳۶	بابو عبد القادر صاحب گوجرانوالہ	۱/۱۰	۱/۹
۲۳۷	حکیم فتح محمد صاحب فیض اللہ چک	۱/۱۰	۱/۹
۲۳۸	مولوی عبد الحق صاحب بدوملہی	۱/۱۰	۱/۸
۲۳۹	بابو عبد الرحیم صاحب جھنگ مگھیانہ	۱/۱۰	۱/۹
۲۴۰	میاں عبد القادر صاحب لائل پور	۱/۹	۱/۷
۲۴۱	قاضی محمد یوسف صاحب ہیڈمرالہ	۱/۱۰	۱/۹
۲۴۲	میاں جلال الدین صاحب چیچگانہ	۱/۱۰	۱/۹
۲۴۳	بھائی محمود احمد صاحب قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۲۴۴	چوہدری مبارک علی صاحب محلہ دارالرحمت قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۲۴۵	مستری اللہ بخش صاحب محلہ دارالرحمت قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۲۴۶	مولوی عبد العزیز صاحب محلہ دارالرحمت "	۱/۶	۱/۳
۲۴۷	اہلیہ صاحبہ بابو عبد الحمید صاحب محلہ دارالرحمت "	۱/۱۰	۱/۹
۲۴۸	میاں محمد امین صاحب تاجر " "	۱/۱۰	۱/۹
۲۴۹	میاں محمد حسین صاحب نال والہ " "	۱/۱۰	۱/۹
۲۵۰	حکیم مولوی قطب الدین صاحب	۱/۱۰	۱/۹

(سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

درخواست دعا

میری خوشدامن صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے سخت بخار میں مبتلا ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب کرام سے التماس ہے۔ کہ مریضہ کی صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

خاکسار:۔ فضل الرحمٰن احمدی از کلکتہ

پنجاب میں صنعتوں کیلئے سرکاری امداد

قانون قرضہ جات صنعتی پنجاب ۱۹۲۳ء کے ماتحت اس وقت تک ۸۲۷۴۵۰ روپیہ گھریلو اور چھوٹی چھوٹی صنعتوں کی امداد کے لئے دیا جا چکا ہے۔ حال میں اس قانون کو منسوخ کر کے اسکی بجائے زیادہ ہمہ گیر قانون نافذ کر دیا گیا ہے۔ جو پنجاب سٹیٹ ایڈ ٹو انڈسٹریز ایکٹ ۱۹۳۵ء کے نام سے موسوم ہے۔ اس قانون کا عام طور پر گرمجوشی سے خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اور اسے مقامی صنعت وحرفت کی امداد کے سلسلہ میں حکومت پنجاب کی ایک سنجیدہ کوشش سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ قانون ۷ مارچ ۱۹۳۶ء کو نافذ ہوا۔ اور اس کے مطابق سرکاری امداد کی مندرجہ ذیل صورتوں کے لئے انتظام کیا گیا ہے۔

قرضہ جات کا عطیہ زمین کی فروخت یا پٹہ واری۔ خام مسالہ پانی یا مقامی حکومت کی کسی دوسری ملکیت کا عطیہ تحقیقات کیلئے امدادی عطیہ کی ادائیگی۔ قسطوں پر مشینری کی بہم رسانی اور اگر مشترکہ سرمایہ کی کسی کمپنی نے کسی صنعت پر سرمایہ لگا رکھا ہو۔ تو اس سرمایہ کے کل یا جزو پر کم سے کم منافع کی ضمانت۔

بہت سی مختلف صنعتوں کو فائدہ پہنچے گا۔

حکومت پنجاب نے صنعت وحرفت کی سٹینڈنگ کمیٹی اور بورڈ سے استصواب رائے کرنے میں توقف سے کام نہیں لیا۔ کہ اس قانون کے ماتحت امداد کی مقدار اور طریقہ کیا ہونا چاہئے۔ کمیٹی اور بورڈ نے مندرجہ ذیل صنعتوں کے لئے امداد کی سفارش کر دی ہے۔

میدہ۔ کوکر ادلٹس۔ فورس بٹر ہارڈ ویٹ کورن فلیکس۔ پفڈ رائیس۔ وٹا دیٹ کی قسم سے اجناس خوردنی۔ دارٹش خوشبویات وعطریات۔ کھلونے۔ گلوکوس چاکو لیٹ۔ ڈبوں میں بند کئے ہوئے پھل۔ رس۔ مربہ۔ مارسالیڈ اضلاع میانوالی مظفر گڑھ اور حصار میں اور خاص کر انہیں دستی کھڈیوں کا بنا ہوا اونی سامان۔ گوند، صابن۔ ٹائلیٹ اور زین۔ برش۔ شیشے کا سامان جس میں آبکاری کی بوتلیں شامل ہیں۔ کیلسیم کاربائڈ۔ ڈرائی سیل۔ بیٹریاں اینمل کا سامان۔ پنسلیں۔ لبکٹ اعلے پیمانہ پر اون کاتنے اور بننے کے کارخانے زراعتی آلات مثلاً گھل چارہ کاٹنے کی مشینیں۔ ہیرو۔ رہٹ۔ گنے کے کوہلو دودھ بلونے کا سامان وغیرہ۔ بجلی کا سامان تیزاب اور کیمیاوی مرکبات کپڑے پر چھاپے لگانا۔ بلاک سازی پیتل اور لوہے کے فٹنگ۔ سیخیں بولٹ اور نٹ۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

قابل توجہ موصیان

مجلس مشاورت ماہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں جو تحریک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے وصایا کے متعلق فرمائی تھی۔ اس کے تین حصے ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ موصیان حصہ آمد تین سال کیلئے وصیت حصہ آمد میں اضافہ کریں۔

۲۔ موصیان حصہ جائیداد اپنی زندگی میں حصہ جائیداد ادا کریں۔

۳۔ وصایا میں اضافہ ہو یعنی جن احباب نے ابھی وصیت نہیں کی۔ وہ وصیت کریں مذکور بالا تحریک کے ۱ و ۳ پر تو احباب نے توجہ کر کے ایک حد تک عمل شروع کر دیا ہے۔ مگر ۲ پر سوائے تین چار مخلص دوستوں کے باقی موصیوں نے ابھی تک عمل نہیں کیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک کے نمبر ۲ پر عمل کرنے کی کوشش فرماویں۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

انجمن اُردو پنجاب کے شعبۂ ادب کا پُر رونق جلسہ

انجمن اردو پنجاب کے شعبۂ ادب کا ایک جلسہ ۱۷ جنوری کی شام کو ساڑھے چار بجے ڈاکٹر ایس۔ ایس بھٹناگر صاحب ڈائرکٹر یونیورسٹی لیبورٹریز کے دولتکدہ (۱۔ گالف روڈ) پر منعقد ہوا۔ علامہ برجموہن کیفی صدر "انجمن اردو پنجاب" نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ پہلے ڈاکٹر بھٹناگر صاحب نے چائے کی دعوت دی۔ اس کے بعد جلسہ شروع ہوا۔

صوفی غلام مصطفےٰ صاحب تبسم۔ ایم اے۔ نے دو نہایت دلچسپ مکالمے "بیچ" اور "رحم" سنائے جن میں بچوں کی ذہنیت کا نقشہ کھینچا گیا تھا۔ خواجہ دل محمد صاحب ایم۔ اے نے اپنی مثنوی "مناظر قدرت" کے چند اشعار مخصوص لَے میں سنا کر محفوظ کیا۔ سید امتیاز علی صاحب تاج نے اپنا ایک نہایت مؤثر ڈرامہ سنایا۔ جس میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ شروع شروع میں انگریز اپنے ہندوستانی نوکروں سے کس قسم کا سلوک روا رکھتے تھے۔ مسٹر رام پرشاد کھوسلہ ناشاد۔ ایم اے آئی۔ ای۔ ایس (ریٹائرڈ) نے اپنی نظم سُنا کر محفل سے خراج تحسین وصول کیا۔ روزنامہ "احسان" کے "سندباد جہازی" نے پنجاب میں بعض اردو الفاظ کے تلفظ کے متعلق مزے دار لطیفے سُنائے۔

پروفیسر فیض احمد صاحب ایم۔ اے نے ایک نظم سُنائی جو ترقی پسندانہ رجحانات کی حامل تھی۔ مولانا حامد علی خان صاحب نے ایک غزل، ایک نظم اور چند رباعیاں سنائیں۔ جو بہت مقبول ہوئیں۔

اس کے بعد میاں بشیر احمد صاحب سیکرٹری "انجمن اردو پنجاب" نے کہا کہ انجمن کے شعبہ ادب کی رونق بڑھانے کیلئے آج کی تازہ ادبی ڈاک میں سے وہ اُردو کے مشہور ادیب خان بہادر میاں عبد العزیز صاحب ریونیو ممبر جے پور یعنی حضرت "فلک پیما" کے خط کا ایک حصہ اور اُن کا ایک تازہ مضمون "میرا کتبہ" پیش کرتے ہیں۔ اس خط اور مضمون کا ایک ایک فقرہ فلک پیما کی فقید المثال طرز نگارش کا نمونہ تھا۔

میاں صاحب نے امین حزیں کی ایک تازہ موصول شدہ نظم "نگاہ پاک" بھی پڑھ کر سنائی۔ اس طرح انجمن کے اس جلسے میں اُردو کے بعض حاضر وغائب بہترین انشاء پردازوں کے تازہ ترین غیر مطبوعہ نظم ونثر کے مضامین پیش کئے گئے۔ جس سے ایک پُر لطف ادبی فضا قائم ہو گئی۔ اخیر میں سراج الدین صاحب ظفر نے اپنی ایک نہایت کامیاب نظم "شاعر ہندوستان" سنائی۔

سیکرٹری کی طرف سے معزز میزبان جناب صدر، اور مہمانوں کے شکریہ کے بعد یہ پُر رونق ادبی محفل برخاست ہوئی۔ سائنس کے جلوہ گاہ میں شعر وادب کی یہ آب وتاب ہمیشہ یاد رہے گی۔

(حفیظ ہوشیارپوری ایم۔ اے اسسٹنٹ سیکرٹری "انجمن اُردو پنجاب")

اعلان برائے انتخاب اسمبلی

صوبہ یو۔ پی

میری نگاہ سے ایک رسالہ مصنفہ مولوی علی جواد صاحب مطبوعہ خورسند پریس میرٹھ موسومہ "مسلم لیگ اور مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کا حقیقی مرقع" ابھی گذرا ہے۔ یو۔ پی۔ کی اگریکلچر پارٹی کو اس رسالہ کی فوری تردید شائع کر دینا چاہئے۔ اگر یو۔ پی کی یہ زراعتی پارٹی تردید شائع نہ کرے۔ تو مناسب انتظار کے بعد جماعت ہائے احمدیہ کے جملہ افراد اپنا ووٹ اور اپنے زیر اثر ووٹ مسلم لیگ کے امیدواروں کو دلوائیں۔

(ناظر امور خارجہ قادیان)

ہندو ذرا سوچ سمجھ کر شیخ عبداللہ کی راہنمائی قبول کریں

اخبار پرتاپ۔ ۱۵ر جنوری نے مندرجہ بالا عنوان سے حسب ذیل سطور "ایک ہندو" کی طرف سے شائع کی ہیں:۔

گذشتہ دنوں کشمیر کے قادیانی احمدی لوگ ایک گاؤں میں جلسہ منانے والے تھے۔ لیکن سنا جاتا ہے۔ کہ مسلم کانفرنس کے بعض ممبروں نے جس میں مرزا افضل بیگ کا نام خاص طور پر لیا جاتا ہے۔ حکومت پر یہ ظاہر کیا۔ کہ اگر یہ جلسہ ہو گیا۔ تو فساد ہو گا۔ اور اس طرح زیر دفعہ ۱۴۴ نہ صرف قادیانی احمدیوں کا جلسہ بند کرا دیا۔ بلکہ تحصیل بلوانہ جس کے ایک گاؤں ہاری گام جہاں جلسہ ہونیوالا تھا۔ دو ماہ تک قادیانیوں کو اس تحصیل کی حدود میں جلسے اور تقریریں کرنے کی ممانعت کر دیگئی ہے۔ بعض مسلمان اس پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ اور ہاری کے احمدیوں کو تنگ کر رہے ہیں۔ اکثریت کا یہ طرز عمل اقلیتوں کیلئے خطرہ کا الارم ہے۔ اگر اکثریت اپنے علاقہ میں سے ایک اقلیت کو مذہبی آزادی دینے کیلئے تیار نہیں۔ اور اقلیت بھی ایسی جس نے گذشتہ ایجی ٹیشن میں مسلمانوں کی پوری پوری مدد کی۔ بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ ایجی ٹیشن چلتی ہی اسوقت تک رہی جب تک قادیانیوں کے خلیفہ "کشمیر کمیشن" کے صدر رہے قادیانیوں نے روپیہ خرچ کیا۔ ان کے آدمی جیلوں میں گئے۔ جب تک شیخ صاحب کو قادیانیوں سے روپیہ ملتا تھا۔ وہ سرینگر کے قادیانیوں و لاہوری مرزائیوں کے مشہور لیڈروں کے گھروں کا طواف کرتے تھے۔ اب جبکہ ادھر سے روپیہ ملنا بند ہو گیا۔ تو ان سے منہ موڑ لیا۔ نیشنلزم کے پردہ میں ہندوؤں کیطرف رخ کیا ہے۔ ہندوؤں کیلئے اس میں سبق ہے۔ جس دن ہندوؤں سے کام نکل جائیگا۔ شیخ صاحب ہندوؤں کو بھی قادیانیوں کی طرح دھتا بتائیں گے۔ ایک طرف تو مسلم کانفرنس والے نیشنلسٹ بنتے ہیں۔ دوسری طرف دوسروں کی مذہبی آزادی پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ (عہ) ہے جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔ والسلام

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

میڈرڈ ۲۴ جنوری - میڈرڈ پر کل پھر ہولناک بم باری کی گئی - چھ انچ قطر کے گولے شہر کے وسط میں لگاتار گرتے رہے شہر کی تجارتی عمارات بالکل تباہ ہو گئی ہیں یہ عمارتیں لوہے اور چونے کی بنی ہوئی تھیں۔ شہر کے شمال میں تقریباً ۶۰ بم گرے - جنہوں نے چھوٹے چھوٹے تمام مکانات کو بالکل منہدم کر دیا - میڈرڈ کی خوبصورت ترین سولہ منزلوں کی عمارت جس میں ٹیلیفون کے دفاتر تھے تباہ ہو گئی - بمباری کے خوف سے کئی اشخاص میڈرڈ سے بھاگ رہے ہیں۔

کانپور ۲۴ جنوری - پنڈت جواہر لال نہرو نے "حلف آزادی" کی ممانعت کے سلسلہ میں اخبارات کے نام ایک بیان دیا ہے - جس میں لکھا ہے کہ جہاں جہاں اس حلف کے پڑھے جانے کی ممانعت کی گئی ہے - وہاں اسے نہ پڑھا جائے - لیکن یوم آزادی پر جلسے وسیع پیمانہ پر کئے جائیں

اشبیلیہ ۲۴ جنوری - باغیوں نے ایک اطلاع براڈکاسٹ کی ہے کہ باغی افواج صوبہ غرناطہ میں ساحل کی جانب ۲۱ میل آگے بڑھ گئی ہیں - اور کاربچونا کے ایک سرکاری دستہ کو شکست دیدی ہے

سنسناٹی ۲۴ جنوری - امریکہ کی بارہ ریاستوں میں ان دنوں جو ہلاکت آفرین طغیانی آئی۔ ۱۸۸۴ء کے بعد اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی - ہزارہا لوگ بے خانماں ہو گئے ہیں اور مصیبت بالائے مصیبت یہ کہ مصیبت زدہ رقبہ میں انفلوائنزا اور ٹائیفائڈ پھوٹ نکلا ہے۔

جنیوا ۲۴ جنوری - قضیہ اسکندرونہ کے متعلق فرانسیسی اور ترکی مندوبین میں ایک معاہدہ طے ہو گیا ہے۔ اس معاہدہ کی رو سے جسے ترکی مندوبین نے منظور کر لیا ہے - جمعیتہ الاقوام نے ذمہ داری لے لی ہے کہ انطاکیہ پوری آزادی کے ساتھ اپنی انتظامی خود مختاری کو برقرار رکھ سکے گا - اور اس معاہدہ کی رو سے جو فرانس اور ترکی کے درمیان مرتب ہو گا پوری طرح محفوظ رہے گا۔

نئی دہلی ۲۴ جنوری - ڈاکٹر دیشمکھ کے مسودہ قانون کی مجلس منتخبہ نے اپنا اجلاس ختم کر دیا ہے - معلوم ہوا ہے کہ مجلس کی اکثریت نے سفارش کی ہے کہ اس بل کا اطلاق صرف بیواؤں پر ہو اور بیٹیاں مستثنیٰ قرار دی جائیں۔

لاہور ۲۴ جنوری - کل لاہور میں مستورات کے پولنگ سٹیشنوں میں عورتوں کے درمیان اچھی خاصی دھینگا مشتی ہوئی چنانچہ ووٹروں کو ایک دوسری سے چھڑانے کے لئے پولیس کو مداخلت کرنا پڑی - ایک مقام پر خواتین ووٹروں نے پریزائیڈنگ آفیسر پر حملہ کر دیا - اور اس کے ہاتھ سے پرچیاں چھین کر پھاڑنے کی کوشش کی۔

ماسکو ۲۴ جنوری - کارل ریڈک نے روس کے مقدمہ سازش میں بیان دیتے ہوئے کہا - کہ ہم سٹالن اور تمام ماتحت افسروں کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے تھے - اور ہم روس میں فوجی انقلاب کے خواہاں ہیں۔

لزبن ۲۴ جنوری - چہارشنبہ کی رات کو لزبن میں اور اس کے قریب بموں کے چھ حادثے ہوئے - ایک بم وزارت تعلیم کے دفتر پر پھٹا جس سے عمارت تباہ ہو گئی - ایک اور بم وزارت حربیہ کے دفتر پر پھٹا - وہاں پانچ آدمی زخمی ہو گئے - معلوم ہوا ہے - کہ پولیس نے سولہ آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے - خیال کیا جاتا ہے - کہ یہ ہسپانیہ کے واقعات کا اثر ہے۔

سری نگر ۲۴ جنوری - ملاپ ۲۴ جنوری لکھتا ہے - کہ اس امر کی کوشش ہو رہی ہے کہ کشمیر میں یورپینوں کے لئے ایک نوآبادی قائم کی جائے - جس کے لئے سکیم زیر غور ہے - امید کی جاتی ہے کہ اس سکیم پر ۱۹۳۸ء میں عمل شروع ہو جائے گا - اس نوآبادی میں کسی ہندوستانی کو رہنے کی اجازت نہ ہو گی

ویلنشیا ۲۴ جنوری - ہسپانیہ کے صدر سانیور ازانا نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ ہسپانیہ کی خانہ جنگی کو روکنے کی صرف ایک صورت ہے اور وہ یہ کہ باغیوں کو مفتوح کیا جائے - حکومت ہسپانیہ اپنے اقتدار کو نقصان پہنچا کر جنگ کو روکنے کے لئے تیار نہیں۔

کراچی ۲۴ جنوری - سر آغا خان کے ولیعہد شہزادہ علی گوہر اپنی بیگم کے ہمراہ ہوائی جہاز میں سوار ہو کر ہندوستان آ رہے ہیں آپ منگوار کو بمبئی پہنچیں گے۔

حیفا ۲۳ جنوری - کل مقامی کارپوریشن کے میئر پر جب کہ وہ میونسپل دفاتر میں داخل ہو رہا تھا - فائر کئے گئے - مگر وہ خوش قسمتی سے بچ نکلا۔

برلن ۲۴ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ حکومت جرمنی نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کی رو سے اخبارات کو کسی خبر یا واقعہ پر تنقید کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے آئندہ جرمن اخبارات میں صرف خبریں شائع ہوا کریں گی۔

امرتسر ۲۴ جنوری - گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے ۹ پائی سے ۳ روپے ۷ آنے تک گیہوں چیت ۳ روپے ۳ آنے ۹ پائی - گیہوں ہاڑ ۳ روپے ۹ پائی - نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۳ پائی - کھانڈ دیسی ۷ روپے ۲ آنے سے ۸ روپے ۲ آنے تک - کپاس ۶ روپے ۱۰ آنے - روئی ۱۶ روپے ۴ آنے سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۴ آنے ۹ پائی - اور چاندی ۵۱ روپے ۱۲ آنے ہے۔

لکھنؤ ۲۳ جنوری - یوپی کے انتخابات میں حکومت یوپی کو دس لاکھ روپیہ کے مصارف برداشت کرنے پڑیں گے - اور امیدواروں کے انتخابی اخراجات غالباً ۵۰ لاکھ کے قریب ہونگے - صوبہ میں ۲۴۹۵ پولنگ سٹیشن بنائے جائیں گے اور ۱۰ ہزار پولنگ افسر مقرر کئے جائیں گے

لنڈن ۲۳ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ ہسپانیہ میں رضاکاروں کے بھیجنے کی ممانعت کے متعلق برطانی خط و کتابت کا جواب جرمنی کی طرف سے آئندہ ہفتہ میں دے دیا جائے گا۔

روما ۲۳ جنوری - ادیس ابابا کی ایک اطلاع مظہر ہے - کہ مارشل گریزیانی کی فوج سے شکست کھا کر راس دستا نے کینیا کی طرف راہ فرار اختیار کی - مارشل مذکور نے چار دستے تعاقب میں بھیج دئے - پانچ حبشی سردار گرفتار کر لئے گئے - اور اطالوی فوج کو کثیر مقدار میں سامان حرب ہاتھ آیا۔

پیرس ۲۳ جنوری - تانجیر کی ایک اطلاع مظہر ہے - کہ ہسپانیہ کے ایک طیارہ نے سیوطہ پر بم باری کی - دو بم حاجیوں کے ایک جہاز کے قریب گرے - ۲۰۰ اشخاص جن میں مرد عورتیں اور بچے شامل ہیں - سیوطہ پر بمباری کے نتیجہ میں ہلاک ہوئے اور ۱۲ اشخاص مجروح ہوئے۔

سان سبستیان ۲۳ جنوری - ہسپانیہ کی بحری جنگ نے فیصلہ کن صورت اختیار کر لی ہے - باغیوں کے مستقر کی ایک اطلاع مظہر ہے - کہ بیڑہ کو حکم دیدیا گیا ہے - کہ ہسپانیہ کے ساحلی سمندروں میں جو جہاز انہیں ملیں انہیں روک کر تلاشی لی جائے - سات سرکاری جہاز پکڑ لئے گئے ہیں - اور انہیں سیوطہ پہنچا دیا گیا ہے۔

ٹوکیو ۲۳ جنوری - ٹوکیو کے میگزین میں بارود کے اڑ جانے سے ۱۵ اشخاص ہلاک اور تین مجروح ہوئے۔

کلکتہ ۲۱ جنوری - اخبار "آنند بازار پتریکا" لکھتا ہے - کہ سر جان اینڈرسن گورنر بنگال عنقریب انڈیمان جائیں گے تاکہ وہاں جا کر قیدیوں کی بستی کے متعلق خود پوری واقفیت حاصل کریں۔

بیروت ۲۳ جنوری - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ عراق کے سابق وزیراعظم یٰسین پاشا الہاشمی جو گذشتہ اکتوبر کے فوجی انقلاب سے پہلے وزارت عظمیٰ کے عہدہ پر فائز تھے - انتقال کر گئے۔

روما ۲۳ جنوری - ہٹلر نے جنرل گورنگ کی معرفت مسولینی کو جرمنی آنے کی دعوت دی ہے - مسولینی اس پر غور کر رہا ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: سید غلام نبی